Biannual Research Journal
AL-IDAH
Published by
SHAYKH ZAYED ISLAMIC CENTRE
UNIVERSITY OF PESHAWAR
PESHAWAR PAKISTAN
ISSN (Print) : 2075-0307
ISSN (Online) : 2664-3375
OPEN ACCESS
www.al-idah.pk
VOL: 40 ISSUE: 2
July - Dec 2022

پانی اوراس کااسلامی عقائد پر دلالات
(قرآن حکیم کی روشنی میں)

The Implications Of Water On Islamic Beliefs In The Perspectives Of The Holy Quran

Issue: *http://www.al-idah.pk/index.php/al-idah/issue/view/37*

URL: *http://www.al-idah.pk/index.php/al-idah/article/view/806*

Article DOI: *https://doi.org/10.37556/al-idah.040.02.0806*

Author(s): Khalil Ur Rehman
Assistant professor, Department of Dawah & Islamic culture, Faculty of Usuluddin, International Islamic University Islamabad Email: khalil-rehman@iiu.edu.pk

Fazal Wadood
Assistant professor, Department of Islamic studies, Government Ghazi Umara khan Degree College Samarbagh Dir (lower) KPK Email: fazalwadood@hed.gkp.pk

Citation: *Khalil Ur Rehman and Fazal wadood 2022. The Implications Of Water On Islamic Beliefs In The Perspectives Of The Holy Quran. Al-Idah . 40, - 2 (Dec. 2022), 247 - 260.*

Received on: 16 – July - 2022
Accepted on: 17 – Oct - 2022
Published on: 15 – Dec - 2022

Publisher: *Shaykh Zayed Islamic Centre, University of Peshawar, Al-Idah – Vol: 40 Issue: 2 / July - Dec 2022/ P. 247 - 260.*

CC BY

Abstract:
The aim of this study is to examine and analyses the importance of water in the light of the Holy Quran. Water is essential for survival. Allah mentions in Quran '...and we send down from the sky pure water." Water is a blessing and we as Muslims must appreciate this blessing of Allah.

Key Words:
Water, Blessing, Sign, Life after death, survival ingredient.

موضوع کا تعارف:

پانی، جس کا عربی نام "ماء" ہے قرآن کریم میں تکرار کے ساتھ 59 مرتبہ ذکر ہوا ہے، موقع اور محل کے اعتبار سے اللہ تعالی نے اس کا ذکر مختلف اسلامی عقائد کے اثبات کے لئے بطور دلیل کیا ہے۔ پانی کا بنیادی عقائد کے اثبات میں ایک اہم کردار ہے، زیر نظر سطور میں پانی سے متعلق آیات قرآنیہ کی تحلیل تفسیر اور تجزیہ پیش کیا جائے گا۔

اسباب اختیار موضوع:

۱۔ پانی سے متعلق آیات کی تفسیر کو واضح کرنا۔
۲۔ پانی کی اہمیت کو بیان کرنا۔
۳۔ پانی کا بنیادی عقائد پر دلالات کو واضح کرنا۔

موضوع کی اہمیت:

قرآن کی بہت سی آیات میں پانی کا ذکر مختلف کیفیات سے آیا ہے، کبھی اسے توحید باری تعالی کے لئے بطور استدلال پیش کیا گیا ہے، کبھی اسے بعث بعد الموت کے لئے بطور دلیل پیش کیا گیا ہے، کبھی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں نے پانی کو زندگی کی اِساس قرار دیا ہے، کبھی فرماتے ہیں کہ پانی میرا بھیجا ہوا لشکر ہے اگر میں چاہوں تو اسے اپنے رکھوالوں کے لئے امن کا پیغام بنادوں گا اور اگر میں چاہوں تو اسے دشمنوں کے لئے ایک عذاب بنا کر بھیج دوں گا۔ کبھی اللہ سبحانہ وتعالی پانی سے مثالیں پیش کرتا ہے تاکہ اس سے وحی کی حقیقت کو اجاگر کیا جائے۔ اسی طرح اللہ تعالی کبھی پانی کا تذکرہ بطور احسان کرتا ہے کہ یہ میری طرف سے بندوں پر خصوصی فضل ہے کہ میں نے اسے میٹھا بنادیا ہے، اس سے ان کا رزق قائم ہے اگر یہ خشک ہو جائے تو اللہ کے سوا کون ہے جو مخلوق کے لئے شیریں پانی کا چشمہ بہالائے؟ یہ بھی فرمایا کہ لوگ اس سے زیورات بھی نکال لیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سب قدرت خداوندی ہے جس سے عقلِ انسانی عاجز ہے۔ انہی وجوہ کی بنیاد پر اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ پانی

سے متعلق آیات قرآنیہ کو ذکر کیا جائے اور پانی کا بنیادی عقائد پر دلالات کو کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے۔

زیر نظر بحث درج ذیل چار مطالب پر کچھ اس طرح سے مشتمل ہے۔

مطلب اول: پانی سے اللہ تعالی کی وحدانیت پر دلیل

مطلب دوم:۔ پانی سے زندگی بعداز موت پر دلیل

مطلب سوم:۔ پانی اللہ ہی کا ارسال کردہ لشکر ہے

مطلب چہارم:۔ پانی سے مثالیں بیان کرنا

مطلب اول: پانی سے اللہ تعالی کی وحدانیت پر دلیل:

اللہ تعالی اپنی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں یکتا ہے اس کے ساتھ کوئی شریک کوئی ہمسر نہیں ہے، یہی وہ عقیدہ ہے جس کو اپنانے کے لئے اللہ تعالی نے ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے، اس کے سمجھانے کے لئے کتابیں نازل کیں، انبیاء بھیجے، یہ دین کی اساس ہے سارے انبیاء کی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ جھگڑے اور مباحثے بھی اسی مسئلے پر ہوتے تھے۔

قرآنی تعلیمات کا محور یہی عقیدہ توحید ہے۔علامہ ابن قیم نے تو یہاں تک کہا ہے کہ قرآن کی ہر آیت کسی نہ کسی شکل میں توحید پر دلالت کرتی ہے(1)۔آیات قرآنیہ کی روشنی میں پانی سے وحدانیت پر دلائل کچھ اس طرح ہیں:۔

پہلی دلیل: پانی کا آسمان سے نازل ہونا:

جن دلائل سے اللہ تعالی نے توحید کو ثابت کیا ہے ان میں سے ایک پانی کا آسمان سے نازل ہونا ہے اللہ **کا فرمان ہے:** [يَاأَيُّهَاالنَّاسُ اعْبُدُواْرَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ. الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ فِرَاشاً وَالسَّمَاءَ بِنَاء وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاء فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقاًلَّكُمْ فَلاَتَجْعَلُواْ لِلّهِ أَندَاداً وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ][۲]۔اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو صرف اپنی ذات کی عبادت کا حکم دیا ہے اور اس پر تین قسم کے دلائل بیان کئے ہیں۔

اول: اس نے زمین کو تمھارے لئے بچھونا بنادیا ہے۔

دوم۔ اس نے آسمان کو چھت بنایا ہے۔

سوم: وہ ذات جس نے بندوں کے لئے انواع واقسام کے میوے مینہ برسا کر پیدا کئے۔

حافظ ابن کثیر ان آیات سے ان تین قسم کے دلائل نکالنے کے بعد رقمطراز ہیں: ان آیات کا مضمون یہ ہے کہ اللہ ہی خالق ہے وہ گھر کا اور ان میں رہنے والوں کا مالک بھی ہے اور رازق بھی، پس یہی ذات اس بات کی مستحق ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے اوار اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے[۳]۔امام فخر الدین

رازی نے ان آیات سے پانچ قسم کے دلائل نکالے ہیں، دو دلائل انفسی ہیں اور تین آفاقی ہیں۔ پہلا [خَلَقَكُمْ] ہے یعنی جس ذات نے تمہیں پیدا کیا ہے، اور دوسرا [وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ] ہے یعنی جس نے تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اور تیسرا [جعل لكم الأرض فراشا] ہے، اور چوتھا [والسماء بناء] ہے، اور پانچویں دلیل آسمان اور زمین کے مجموعہ سے حاصل شدہ فائدہ جو اللہ کے اس فرمان میں ذکر ہے (وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقاً لَّكُمْ-[۴])۔

اسی سلسلے میں سورۃ بقرۃ کی یہ آیات بھی ہیں، اللہ کا فرمان ہے:

(وَإِلَـٰهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لاَّ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ. إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الأرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخِّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ)[۵]۔

اور تمہارا معبود خدائے واحد ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کی گردش میں اور ان جہازوں (اور کشتیوں) میں جو سمندر میں لوگوں کو نفع پہنچانے والی چیزیں اٹھا کر چلتی ہیں اور اس (بارش) کے پانی میں جسے اللہ آسمان کیطرف سے اتارتا ہے پھر اسکے ذریعے زمین کو مُردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے (وہ زمین) جس میں اس نے ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے ہیں اور ہواؤں کے رُخ بدلنے میں اور اس بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان (حکم الٰہی کا) پابند (ہو کر چلتا) ہے (ان میں) عقلمندوں کے لئے (قدرتِ الٰہی کی بہت سی) نشانیاں ہیں۔

ان دو آیتوں میں سب سے بڑا مسئلہ "وحدانیت باری تعالی" بیان ہوا اور اس پر اللہ تعالی کی عظیم مخلوقات سے استدلال پیش کیا گیا۔ قرآن کریم دلیل پیش کرنے میں وہ طریقہ بیان کرتا ہے جس کو نوع بشر سمجھ سکتے ہوں اور جس کو عقل انسانی بھی قبول کرتا ہو اور جو فطرت کے قریب ہو اور مشاہد اور محسوس بھی ہو تاکہ لوگ محسوس کو دیکھ کر اس غائب پر ایمان لے آئیں جس کا ادراک حواس نہیں کر سکتے۔

دوسری دلیل: میوہ جات کا پانی کے ایک ہونے کے باوجود مختلف ہونا۔

اس دلیل کا تعلق میوہ جات کے مختلف اقسام اور انواع سے ہے، اس میں اللہ تعالی یہ بات ذہن نشین کرانا چاہتا ہے کہ دیکھو میری قدرت یہ ہے کہ پانی ایک ہی ہے مکان بھی ایک ہے مگر اس سے جو پھل اگتا ہے وہ مختلف قسم کے بھی ہیں اور ان کا ذائقہ بھی ایک دوسرے سے مختلف ہے، ارشاد باری تعالی ہے [وَفِي الأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَى

بَعْضٍ فِي الأُكُلِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ[۶] اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں، اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں، شاخ دار اور بعض ایسے ہیں جو بے شاخ ہیں سب ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں۔ پھر بھی ہم ایک کو دوسرے پر برتری دیتے ہیں، اس میں عقل مندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔ایک دوسری جگہ ارشاد ہے: [وَهُوَالَّذِيَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاء مَاء فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًانُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَمُتَشَابِهٍ انظُرُواْ إِلِى ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَوَيَنْعِهِ إِنَّ فِي ذَلِكُمْ لآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ[۷]۔ اور وہ ایسا ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کے نبات کو نکالا، پھر ہم نے اس سے سبز شاخ نکالی، کہ اس سے ہم اوپر تلے دانے چڑھے ہوئے نکالتے ہیں، اور کھجور کے درختوں سے یعنی ان کے گچھے میں سے، خوشے ہیں جو نیچے کو لٹکے جاتے ہیں، اور انگوروں کے باغ اور زیتون، اور انار کہ بعض ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں اور کچھ ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں ہوتے۔ ہر ایک کے پھل کو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو ان میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔ مفسر قرطبیؒ اس آیت سے کچھ اس طرح استدلال بیان کرتے ہیں:

یہ آیت اللہ کی وحدانیت اور اس کے غنی ہونے پر سب سے بڑی دلیل ہے نیز اس میں ضال کے لئے ہدایت ہے کیونکہ اللہ نے اس کلام " يُسْقى بِماءٍ واحِدٍ" سے تنبیہ دی کہ یہ سب کچھ صرف اللہ ہی کی مشیت اور ارادہ سے ہوتا ہے۔اس میں ان لوگوں پر رد ہوا جو کہتے ہیں کہ یہ سب خود بخود ہوتے ہیں یہ فطرت کا تقاضہ ہے ،اگر بات اس طرح ہوتی اور یہ صرف پانی مٹی کا کمال ہوتا تو پھر میوہ جات کے اندر یہ اختلاف کیوں ہے[۸]۔

تیسری دلیل: پانی کی ذخیرہ اندوزی سے انسانوں کی بے بسی:

کچھ آیات مبارکہ میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ صرف اللہ ہی پانی کے اتارنے پر اور پھر اسے زمین کے اندر ذخیرہ کرنے پر قادر ہے، یہ دونوں کام اللہ کے علاوہ کسی کے بس میں نہیں ہیں ،اللہ کا فرمان ہے [وَأَرْسَلْنَاالرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاء مَاء فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَاأَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ[۹]۔(اور ہم بھیجتے ہیں بوجھل ہوائیں*، پھر آسمان سے پانی برسا کر وہ تمہیں پلاتے ہیں اور تم اس کا ذخیرہ کرنے والے نہیں ہو)۔دوسری جگہ اللہ اپنے بندوں کو تذکیر کے طور پر یاد کراتا ہے کہ میں نے پانی ایک اندازے کے مطابق اتارا ہے اور میں اس کے ختم ہونے پر قادر ہوں۔[وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاء مَاءبِقَدَرٍفَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّا عَلَى ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ[۱۰]۔ دوسری جگہ ارشاد ہے اللہ فرماتا ہے کہ اگر میں اس پانی کو خشک کردوں تو پھر کون ہے جو تمہیں جاری، صاف اور نتھرا ہوا پانی مہیا کردے۔[قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْأَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرً افَمَن يَأْتِيكُم بِمَاء مَّعِينٍ[۱۱]۔

چوتھی دلیل: پانی زندگی کی اساس:

اللہ نے پانی کو تمام جاندار کی زندگیوں کے لئے سبب پیدا کیا ہے، پانی انسانی زندگی کا لازمہ ہے اسی سے خلقت بھی ہے جس طرح پانی زندگی کی اساس ہے اس سے جہاں سیرابی حاصل ہوتی ہے وہیں کاشت اور غلے کی پیداوار کیلئے بھی ناگزیر ہے اسی طرح طہارت اور صفائی کا نظام بھی پانی سے وابستہ ہے۔ یہ سب کچھ اللہ ہی کر سکتا ہے اس لئے صرف وہی عبادت کا مستحق ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: [أَوَلَمْ يَرَالَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِكُلَّ شَيْءٍحَيًّأَ فَلايُؤْمِنُونَ(۱۲)۔ کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا* کہ آسمان وزمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا، اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا، کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔ مفسر ابن جریر طبری رقمطراز ہے (اس آیت کا مطلب ہے کہ ہم نے جو پانی آسمان سے اتارا ہے اس سے ہم نے ہر چیز کو زندہ کیا ہے۔(۱۳)۔ سورۃ النور میں فرمایا: (وَٱللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّن مَّآءٍ(۱۴)۔ تمام کے تمام چلنے پھرنے والے جانداروں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پانی سے پیدا کیا ہے۔ مفسر عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمام حیوانات جو پیدا ہوتے ہیں ان کا مادہ توالد نطفہ ہے، اور وہ حیوانات جو زمین سے پیدا ہوتے ہیں مثلا حشرات تو وہ زمین کی نمی سے پیدا ہوتے ہیں، غرض کوئی بھی حیوان پانی کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا خلقت اگرچہ مختلف ہے مگر مادہ ایک ہی ہے(۱۵)۔

دوسری جگہ ارشاد ہے (وانْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءَ فَاَخْرَجْنَا به ازْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى(۱۶)۔ اور آسمان سے پانی بھی وہی برساتا ہے، پھر اس برسات کی وجہ سے مختلف قسم کی پیداوار بھی ہم ہی پیدا کرتے ہیں۔

مطلب ثانی: پانی سے دوبارہ زندگی پر استدلال:

عقیدہ آخرت یا بعث بعد الموت اسلام کے عقائد میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ کفار بعث بعد الموت کے منکر تھے وہ طرح طرح کے سوالات کرتے تھے ان میں سے ایک سوال یہ تھا کہ بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے؟ اللہ تعالی نے اس شبہ کا جواب پانی کی مثال سے دیا جو درج ذیل دو آیات سے واضح ہوتا ہے:

[وَهُوَالَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالاً سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاء فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ كَذَلِكَ نُخْرِجُ الْموْتَى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۱۷) (اور وہ ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں*، یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں، تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی طرف ہانک کر لے جاتے ہیں، پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ یوں ہی ہم مردوں کو نکال کھڑا کریں گے تاکہ تم سمجھو)۔

[يَاأَيُّهَاالنَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّاخَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ

مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِمُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّفِي الْأَرْحَامِ مَانَشَاء إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلاً ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِن كُم مَّن يُتَوَفَّى وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَاعَلَيْهَا الْمَاء اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ، ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَالْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِيا لْمَوْتَى وَأَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ][18]

(لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون بستہ سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو صورت دیا گیا تھا اور بے نقشہ تھا*۔ یہ ہم تم پر ظاہر کردیتے ہیں* اور ہم جسے چاہیں ایک ٹھہرائے ہوئے وقت تک رحم مادر میں رکھتے ہیں* پھر تمہیں بچپن کی حالت میں دنیا میں لاتے ہیں تاکہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو، تم میں سے بعض تو وہ ہیں جو وفات کر لئے جاتے ہیں* اور بعض بے غرض عمر کی طرف پھر سے لوٹا دیئے جاتے ہیں کہ وہ ایک چیز سے باخبر ہونے کے بعد پھر بے خبر ہو جائے۔ تو دیکھتا ہے کہ زمین (بنجر اور) خشک ہے پھر ہم اس پر بارشیں برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار نباتات اگاتی ہے*. یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہی مردوں کو جلاتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے.)

[وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاء مَاءبِقَدَرٍفَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذَلِكَ تُخْرَجُونَ][19]. اسی نے آسمان سے ایک اندازے* کے مطابق پانی نازل فرمایا، پس ہم نے اس سے مردہ شہر کو زندہ کردیا۔ اسی طرح تم نکالے جاؤ گے.

مطلب ثالث: پانی اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر:

جو پانی ہم پیتے ہیں اور مویشیوں کو پلادیتے ہیں اور ہم جو زمین سے کھاتے ہیں تو پانی ہی کی وجہ سے، خدا نے اسے لوگوں کے لئے نشانی اور نصیحت بنادی، یہ اللہ کے اولیاء کے لئے مددگار ہے اور اس کے دشمنوں کے لئے عذاب ہے۔ اس کے چند صورتیں ملاحظہ ہوں:

پہلی صورت: یہ کہ خدا نے نوح اور ان پر ایمان لانے والے مومنین کے لئے پانی کو ایک محفوظ پناہ گاہ بنادیا، اللہ تعالیٰ نے اس حیرت انگیز خبر کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا: جس میں خدا نے زمین کی سطح پر موجود ہر شخص، انسانوں اور درندوں کو ہلاک کردیا، سوائے ان لوگوں کے جو نوح علیہ السلام نے کشتی میں اپنے ساتھ رکھے تھے، فرمایا: [قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَاكَذَّبُونِ. فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَاجَاءأَمْرُنَا وَفَارَالتَّنُّورُفَاسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلاَّ مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ وَلاتُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ[20] نوح (علیہ السلام) نے دعا کی اے میرے رب! ان کے جھٹلانے پر تو میری مدد کر، تو ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا۔ جب ہمارا حکم آجائے* اور تنور ابل پڑے تو تو ہر قسم کا ایک ایک جوڑا اس میں رکھ لے اور اپنے اہل کو بھی، مگر ان میں سے جن کی بابت ہماری بات پہلے گزر چکی ہے*۔ خبردار جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انکے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نہ

کرنا وہ تو سب ڈبوئے جائیں گے. یہ قصہ قرآن میں متعدد مقامات پر کبھی تفصیل اور کبھی اختصار کے ساتھ ذکر ہوا ہے۔

دوسری صورت: خدا نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی پانی کو ایک پناگاہ بنادیا، آل فرعون اس کے قتل کرنے کی کوشش میں تھے مگر اللہ نے دریا کو مسخر کردیا، پانی نے حضرت موسی علیہ السلام کو امن کے ساتھ فرعون کے گھر داخل کردیا اور اسی طرح وہ پانی میں غرق ہونے سے اور فرعون کی گرفت سے محفوظ ہوئے۔ارشاد باری تعالی ہے:

[إِذْأَ وْحَيْنَا إِلَى أُمِّكَ مَايُوحَى. أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّلِّي وَعَدُوٌّلَّهُ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي](۲۱) جبکہ ہم نے تیری ماں کو وہ الہام کیا جس کا ذکر اب کیا جا رہا ہے، کہ تو اسے صندوق میں بند کرکے دریا میں چھوڑ دے، پس دریا اسے کنارے لا ڈالے گا اور میرا اور خود اس کا دشمن اسے لے لے گا، اور میں نے اپنی طرف کی خاص محبت ومقبولیت تجھ پر ڈال دی*۔ تاکہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے۔ابن بطہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اللہ تعالی کے قضاء اور قدر کے دو راستے ہیں، ایک راستہ ظاہر ہے اور دوسرا پوشیدہ اور طاقتور، جس کے لئے کوئی مانع نہیں ہوتا ظاہری حواس سے اس کا ادراک بھی نہیں کیا جاسکتا، مکمل پختہ ہو کر ظاہر ہوتا ہے جس سے دور کو قریب کیا جاتا ہے اور قریب کو دور کیا جاتا ہے، اس کے ذریعہ سے دلوں کو مسخر اور ہر جابر و سرکش کو ذلیل کیا جاتا ہے، موسی علیہ السلام کو دیکھئے اس کو اللہ نے تابوت میں محفوظ کیا اور اس کو رفتہ رفتہ دشمن کی طرف نزدیک کردیا یہاں تک کہ وہ اپنے دشمن کے گھر داخل ہوا، اللہ کی پوشیدہ تدبیر یہ تھی کہ اس کو دشمن کے گھر ہی میں پناہ اور حفاظت ملے حالانکہ حالات ایسے تھے کہ فرعون بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کر رہا تھا مگر اللہ نے فرعون کو موسیٰ سے غافل کردیا اور موسیٰ کو فرعون کی آنکھوں میں حسین بنادیا تاکہ موسیٰ اس کے لئے مستقبل میں سر درد بنے(۲۳)۔

تیسری صورت:

خدا نے موسیٰ اور اس کی قوم کے لئے پانی کو ایک پناہ گاہ بنادیا، اور یہ وہ وقت تھا جب وہ اپنی قوم کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم سے بھاگ کر نکلے تھے، جس طرح پانی نے نوح اور اس کی قوم کو اٹھالیا، اسی طرح یہ موسیٰ علیہ السلام اور اس کی قوم کے لئے کھل گیا، وہ سمندر جس میں خدا نے موسی علیہ السلام کو محفوظ رکھا، وہی سمندر ہے جس میں خدا نے فرعون اور اس کی قوم کو ہلاک کیا، طغیانی والے سمندر نے اسے نجات کا ذریعہ بنادیا، لہٰذا خداوند بابرکت، بہترین تخلیق کار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دیتے ہوئے کہ اس نے موسیٰ اور اس کی قوم کے ساتھ ساتھ کیا کیا، اور اس نے فرعون اور اس کی قوم کے ساتھ کیا کیا؟ فرماتے ہے:[وَلَقَدْأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لاَّتَخَافُ دَرَكًا وَلاتَخْشَى. فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ مَاغَشِيَهُمْ][۲۴].

ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تو راتوں رات میرے بندوں کو لے چل*، اور ان کے لئے دریا میں خشک راستہ بنالے*، پھر نہ تجھے کسی کے آپکڑنے کا خطرہ ہوگا نہ ڈر. فرعون نے اپنے لشکروں سمیت ان کا تعاقب کیا پھر تو دریا ان سب پر چھا گیا جیسا کچھ چھا جانے والا تھا۔

چوتھی صورت:

اللہ تعالی کا رسول ﷺ اور اس کے ساتھیوں پر پانی نازل کرنا، تاکہ وہ اس سے پاک ہوں۔اللہ نے رسول ﷺ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم پر بہت نعمتیں نازل فرمائیں ،اللہ تعالی نے بدر کے موقع پر ان پر تین قسم کے احسانات جتلائے ہیں،اللہ کا فرشتوں کو لگاتار نازل فرمانا، مشکل وقت میں اونگھ کا ان پر احاطہ کرنا، ،اللہ کا پانی کو مختلف حکمتوں کے لئے نازل فرمانا،جس کا ذکر اللہ نے سورۃ الانفال میں کچھ اس طرح کیاہے:[إِذْيُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّن السَّمَاء مَاء لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الأَقْدَامَ][۲۵]اس وقت کو یاد کرو جب کہ اللہ تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا اپنی طرف سے چین دینے کے لیے*اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا کہ اس پانی کے ذریعہ سے تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کر دے** اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور تمہارے پاؤں جما دے۔ مفسر طاہر ابن عاشور فرماتے ہیں : اور خدا نے ایک اور احسان کا ذکر کیا جو ضرورت کے وقت آیا: بدر کے دن ان پر بارش برسائی ،پس اس بارش کی نزول کی نسبت اللہ کی طرف اس لئے ہے کہ اللہ تعالی نے اس بارش کے ذریعے ان مسلمانوں کو عزت بخشی، کیونکہ ایک طرف تو مسلمانوں کو بارش کی اشد ضرورت تھی اور دوسری یہ کہ بارش ایسے وقت میں نازل ہوئی جو معمول کے مطابق نہیں تھی[۲۶]۔اہل سیر نے لکھاہے:جب مسلمان بدر کے قریب پہنچے تو ان کا ارادہ تھا کہ وہ مشرکین کی فوج سے بدر کے پانیوں سے آگے بڑھ جائے،ان کا راستہ کسی نرم ریت پر دوڑنا تھا،مشرکین کی طرف مٹی تھی، بارش سے مسلمانوں کے لئے زمین سخت ہو گئی جن پر چلنا آسان ہو گیا جبکہ مشرکین والی طرف پر کیچڑ ہی کیچڑ بن گیا جس سے ان کے پاؤں پھسلنے لگے[۲۷]۔

اسی بارش کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے ممکن ہوا کہ وہ پانی کی طرف سبقت کرلیں اور پانی کو ذخیرہ بھی کرلیں اس سے پاکی بھی حاصل کی اور پیا بھی۔

پانچویں صورت:

پانی جس کو اللہ تعالی نے ایک طرف امن اور پناہ گاہ بنایا اسی پانی کو اللہ تعالی نے دشمنوں کے لئے مصیبت، ان کو غرق کرنے والا اور جہنم میں جلد لے جانے والا بنایا، حضرت نوح اور موسی علیہما السلام کے لئے پانی

امن گاہ تھا جب کہ قوم نوح اور فرعون اور اس کی قوم کے لئے ہلاکت اور تباہی کا سبب بنا۔ پانی ایک ہی ہے لیکن انجام مختلف ہے، نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو نجات ملی مگر اس کی قوم پر پانی نازل ہوا اور تنور جوش میں آیا جس سے یہ قوم تباہ ہوئی، فرعون نے اپنے باغات پر اور اس سے نیچے بہنے والے پانی پر غرور کیا مگر وہ پانی ہی میں غرق ہوا جیسا کہ اللہ نے اس خبر ہمیں دیتے ہوئے کہا ہے[يَاقَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَذِهِ الأَنْهَارُتَجْرِي مِن تَحْتِي أَفَلاتُبْصِرُونَ][۲۸]. اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کرائی اور کہا اے میری قوم! کیا مصر کا ملک میرا نہیں؟ اور میرے (محلوں کے) نیچے یہ نہریں بہہ رہی ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں؟۔اللہ نے فرعون کو پانی کی وجہ سے تین مرتبہ ذلیل وخوار کیا:

پہلی مرتبہ: جب پانی اس کے پاس وہ بچہ لایا جو وہ مانگ رہا تھا، تو وہ اس سے اس کے گھر، اس کے سینے، اس کی پناہ گاہ اور اس کے ضامن میں ملا، اور یہ خدا کی تدبیر سے تھی۔ تاکہ لوگوں پر فرعون کی جہالت، اس کی کوتاہیوں اور اس کی کمی کو واضح کیا جائے تاکہ پتہ چلے کہ اس طرح کی چیز کبھی معبود نہیں ہو سکتی۔اللہ کا فرمان ہے:[إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَى أُمِّكَ مَايُوحَى. أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّلِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي][۲۹].

جبکہ ہم نے تیری ماں کو وہ الہام کیا جس کا ذکر اب کیا جارہا ہے، کہ تو اسے صندوق میں بند کرکے دریا میں چھوڑ دے، پس دریا اسے کنارے لا ڈالے گا اور میرا اور خود اس کا دشمن اسے لے لے گا، اور میں نے اپنی طرف کی خاص محبت ومقبولیت تجھ پر ڈال دی۔ تاکہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے۔

دوسری بار: جب اللہ تعالی نے ان پر طوفان مسلط کردیا،اللہ کا فرمان ہے: [فَأَرْسَلْنَاعَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلاَتٍ فَاسْتَكْبَرُواْ وَكَانُواْقَوْمًامُّجْرِمِينَ

پھر ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور گھن کا کیڑا اور مینڈک اور خون، کہ یہ سب کھلے کھلے معجزے تھے*۔ سو وہ تکبر کرتے رہے اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ۔

تیسری مرتبہ: جب اللہ نے ان کو پانی میں ڈبویا، پھر اس کے بدن کو غرق ہونے کے بعد نکالا تاکہ موجودہ اور بعد میں آنے والوں کے لئے نشان عبرت بنے،اللہ کا فرمان ہے:[وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لاإِلِهَ إِلاَّالَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَاْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. آلآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ][۳۰]

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار کرا دیا پھر ان کے پیچھے پیچھے فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ظلم اور زیادتی کے ارادہ سے چلا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے

ہیں، اسکے سوا کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں. جواب دیا گیا کہ اب ایمان لاتا ہے؟ اور پہلے سے شرک کرتا رہا اور مفسدوں میں داخل رہا. سو آج ہم صرف تیری لاش کو نجات دیں گے تاکہ تو ان کے لیے نشان عبرت ہو جو تیرے بعد ہیں* اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے آدمی ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔

چھٹی صورت:

قوم سبا پر اللہ تعالی نے بہت احسانات کیئے تھے اس کا تقاضہ یہ تھا کہ وہ شکر بجالاتے مگر انہوں نے کفر وعناد کا راستہ اختیار کیا، ناشکری کی، سرکشی کی، بغاوت پر آمادہ ہوگئے، اللہ تعالی نے ان پر ان کے جرائم کی سزا میں سیل العرم کھول دیا تھا، سیلاب آیا جس سے ان کے مال و فصل تباہ ہو گئی تھیں۔ باغات نے بھی عام درخت بن کر میوہ جات دینا بند کر دیا تھا۔ اللہ تعالی نے اس کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

[فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَى أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ. ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ](۳۱).

مفسر طاہر ابن عاشور رقم طراز ہیں: (لفظ ارسال کا مطلب ہے: آزاد چھوڑنا، اور اس کو لفظ عن سے متعدی کرنے میں یہ اعلان ہے کہ ڈیم کو ان پر آزاد چھوڑنا بطور عذاب تھا کیونکہ عرم کا ڈیم مآرب کے مقام پر ایک بند کی وجہ سے محبوس تھا، وہ لوگ ضرورت کے وقت اس سے بقدر حاجت پانی نکالتے تھے مگر جب انہوں نے کفر کیا تو اس کے جرم میں اللہ تعالی نے ڈیم کے حفاظتی اسباب کو ختم کیا اور وہ سیلاب کی زد میں آگئے، یہ ان کے لئے بہت بڑا خطرہ تھا، اس سے ان کے مال مویشی اور درخت تباہ ہوئے، اس کے بعد قحط سالی آئی ضرورت اور حاجت کے باوجود پانی ناپید ہو گیا(۳۲)۔

نتائج بحث:

ناچیز نے اس بحث کے اختتام پر درج ذیل نتائج تک رسائی حاصل کی ہے:

۱۔ قرآن میں تدبر کی اہمیت، اس میں شک نہیں ہے کہ قرآن کریم علوم کا سرچشمہ ہے۔ اس میں غور و فکر کرنے کے نتیجے میں بہت سے حقائق سے پردے اٹھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم ہر دور کی کتاب ہے ہر دور میں ماہرین نے اس عظیم کتاب سے ہر قسم کے مسائل خاص کر معاشی اور معاشرتی موضوعات کی نئی جہتیں نکال کر بیان کی ہیں۔

۲۔ اللہ تعالی نے پانی کے انزال سے توحید پر استدلال کیا ہے اور بتایا ہے کہ جس ذات نے پانی کو پیدا کیا ہے وہی صرف عبادت کا مستحق ہے کیونکہ اللہ کے علاوہ کوئی کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتا اور نہ پانی کے انزال پر قادر ہے، پس جو پانی کو اتار سکتا ہے وہی خالق ہے اور صرف وہی عبادت کا مستحق ہے۔

۳۔ مختلف قسم کے میوہ جات اللہ تعالی کی وحدانیت پر دلیل ہیں کیونکہ اللہ نے پانی نازل کیا ہے اور ہر قسم کے پھل پانی ہی کی بدولت پیدا ہوئے ہیں۔

۴- اللہ تعالی نے پانی سے اپنی قدرت کاملہ پر استدلال کیا ہے کہ صرف اللہ ہی پانی کے انزال پر قادر ہے اور یہ کہ بندے اس کو زمین کے اندر جمع کرنے سے عاجز ہیں۔

۵- پانی کے متعلق بطور استدلال یہ کہا گیا ہے کہ پانی زندگی کی اساس ہے، کوئی ہے جو کسی چیز کو پانی کے بغیر زندگی دے۔

۶- اللہ تعالی نے پانی کے متعلق یہ بھی ذکر کیا ہے کہ پانی میرا ایک لشکر ہے، میرے اولیاء کے لئے پناگاہ ہے اور میرے دشمنوں کے لئے ایک غضب اور قہر ہے، نبی اکرم ﷺ پر میدان بدر میں اترا تو اس کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی اور استقامت کی باعث بن گیا۔

خلاصہ بحث:

۱- اس بحث میں محقق نے قرآن مجید میں پانی کے عقائد پر دلالات کے موضوع پر غور کیا اور محقق پر یہ بات واضح ہو گئی کہ قرآن مجید میں ۵۹ سے زائد مرتبہ پانی کا ذکر آیا ہے۔

۲- اور یہ کہ اللہ تعالی نے پانی کو بنی نوع انسان پر ایک عظیم نعمت اور احسان کے طور پر ذکر کر دیا ہے، اور یہ کہ انسان خود اسے تخلیق کرنے کے قابل نہیں ہیں، اور ان کے معبود بھی جن کی وہ خدا کے سوا عبادت کرتے ہیں ایسا نہیں کر سکتے۔

۳- اور خدا نے انسانوں کو یہ بھی یاد دلایا کہ انسان اسے ذخیرہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے یہ خدا ہی ہے جو اسے زمین میں ذخیرہ کرتا ہے، اور یہ کہ جب ان کا پانی خشک ہو کر چلا جائے تو پھر یہ لوگ اس کے واپس لانے سے عاجز ہیں۔

۴- اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو یہ تنبیہ بھی کی کہ اللہ تعالیٰ جو آسمان سے پانی اتارتا ہے اور اس کے ذریعہ طرح طرح کے پودوں اور پھلوں کو اگاتا ہے اور جو ذات پانی کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کر سکتا ہے تو وہ اس پر بھی قادر ہے کہ وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرسکے تو اسی وجہ سے صرف اس کی عبادت کرنی چاہئے ہے۔

۵- پانی جو عظیم نعمت ہے اللہ نے اس سے اسلامی عقائد کے اثبات کے لئے دلائل بھی پیش کئے ہیں مثلا: پانی سے اللہ تعالی نے اپنی مقدس کتاب میں جگہ جگہ وحدانیت کے لئے دلائل پیش کیا ہے، اسی طرح لوگ جو دوبارہ زندگی کے منکر تھے، اللہ تعالی نے زندگی بعد از موت پر پانی سے دلائل پیش کئے اور انسانی عقل کو اس سے مطمئن کر دیا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International Licence.

حواشی وحوالہ جات:

(۱) ابن قیم، محمد بن ابی بکر،مدارج السالکین، طبع دار الکتاب العربی بیروت طبع دوم۔3/450۔
Ibn Qayem, Muhammad bin Abi bakar۳/۴۵۰ Darul fiker beirut .

(۲) القرآن البقرۃ: 21،22.
Al-Qurãn Al Baqarah :21-22

(۳) ابن کثیر، عمادالدین ابوالفداء،تفسیر القرآن العظیم،طبع دارالفکر بیروت۔1/76۔
IbnKaseer, Amaad Uddin Abul Fida Tafserul Quranil Azeem.1/76 Darul fiker beirut.

(۴) رازی، فخر الدین،مفاتیح الغیب،طبع دارالفکر بیروت،۔2/93۔
Razi, Fakhreddin, Mofatih al-Ghaib,2/93 Taba Dar al-Fakr, Beirut.

(۵) القرآن البقرۃ: ۱۶۳-۱۶۴. Al-Qurãn Al Baqarah:163-164.

(۶) القرآن الرعد ۴۔ Al-Qurãn, al Raid:4

(۷) القرآن الأنعام۹۹. Al-Qurãn,Al- Anaam:99.

(۸) القرطبی،ابو عبداللہ محمد بن احمد،الجامع لأحکام القرآن، طبع دار العالم الکتب ریاض،2003م۔9/81
Al- Qurtubi,Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad, Al jami le Ahkam el Quran,9/81,tabi darul elim al ktub rayad. 2003.م

(۹) القرآن الحجر آیت ۲۲ Al-Qurãn, Al-hajir:22

(۱۰) القرآن المؤمنون ۱۸: ۔ Al-Qurãn, Al –muimenoon:18

(۱۱) القرآن الملک: ۳۰۔ Al-Qurãn, Al- Mulik.30.

(۱۲) القرآن الأنبیاء: ۳۰۔ Al-Qurãn,Al –Ainbeia:30

(۱۳) ابن جریر،ابو جعفر محمد،جامع البیان في تأویل القرآن،طبع مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، طبع.اول 2000م۔18/4
Ibin Jareer Abu-Jafar Muhammad,Jamul Albayan Fi Taweel ul Al-qURAN,4/18.

(۱۴) القرآن النور آیت ۱۴۔ Al-Qurãn, Al-Noor:14.

(۱۵) عبدالرحمٰن سعدی،تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان، طبع مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، طبع اول ۲۰۰۰م۔ صفحہ ۵۷۱۔
Abdur Rahman sadi,Teser Al- kareem Al-rahman Fi Tafseer kalam al- mannan - 571

(۱۶) القرآن طہ: ۵۳۔ Al-Qurãn, Taha:53.

(۱۷) القرآن الأعراف: ۵۷ Al-Qurãn, Al Aaraf:57

(۱۸) القرآن الحج: ۵و۶ Al-Qurãn, Al hajj:5-6.

(۱۹) القرآن الزخرف: ۱۱ Al-Qurãn, Alzukhrof:11

(۲۰) القرآن المؤمنون: ۲۶-۲۷ Al-Qurãn, Al muamenoon:26-27

(۲۱) القرآن طہ: ۳۸-۳۹۔ Al-Qurãn, Taha 38-39.

(۲۲) القرآن طہ: ۷۷،۷۸ Al-Qurãn, Taha:77-78

(۲۳) القرآن الأنفال: ۱۱ Al-Qurãn,Al Anfal :11

(۲۴) ابن عاشور، محمد طاہر، التحریر والتنویر/22/169۔
Ibin AShoor,Muhammad Tahir,Al-Tahrer Wal-Tinwer,22/169.

(۲۵) صفی الرحمٰن مبارکفوری، الرحیق المختوم، طبع اول المکتبۃ السّلفیہ لاہور صفحہ ۱۸۷۔
Safi ur Rahman Mubarik Fori,Al-Raheeq-Almakhtoom,187,Al-Maktaba Al-Salafia,Lahore.

(۲۶) القرآن الأعراف: ۱۳۳ Al-Qurãn, Al-Aaraf:133

(۲۷) القرآن یونس: ۹۰،۹۲ Al-Qurãn,Yoynis:90-92

(۲۸) القرآن سبا: ۱۶،۱۷ Al-Qurãn,Saba:16-17

(۲۹) ابن عاشور، محمد طاہر، التحریر والتنویر، طبع دوم، دار سحنون للنشر والتوزیع۔ تونس۔ ۱۹۹۷م، 9/279۔
Ibin AShoor,Muhammad Tahir,Al-Tahrer Wal-Tinwer,22/169